حجم 0.27 سینٹی میٹر ہے۔ ہر صفحہ میں ۱۸ سطریں ہیں کاتب کا نام علی عثمان ہے جو پہلے صفحہ پر لکھا ہوا ہے۔ڈاکٹر بیبانی نے یہ نسخہ لندن میں مقیم اپنے ایک دوست کے ذریعہ خریدا جو خود بھی نوادرات کا شوق رکھتے ہیں۔اس کی کتابت مغربی خط میں کی گئی ہے جواب متروک ہو چکا ہے۔ صفحہ نمبر عربی اور انگریزی دونوں زبانوں میں دیا گیا ہے۔ڈاکٹر بیبانی ایک پاکستانی ڈاکٹر ہیں اور ۳۲ سال سے سعودی عرب میں مقیم ہیں۔ گذشتہ ۶ سال سے وہ جامعۃ الملک عبدالعزیز سے وابستہ ہیں۔انہوں نے یہ نسخہ گذشتہ سال انگلینڈ سے حاصل کیا۔ انہیں یقین تھا کہ یہ نسخہ قرآن مجید کا سب سے چھوٹا دستیاب نسخہ ہے اور یہی وجہ تھی کہ انہوں نے گنیز ورلڈ ریکارڈس سے اس سلسلہ میں رجوع کیا۔تحقیقات کے بعد ایسا ہی ثابت بھی ہوا۔ان کے پاس قرآن مجید کے اور بھی متعدد نادر مطبوعہ اور قلمی نسخوں کا ذخیرہ ہے ڈاکٹر بیبانی کے دعوی سے پہلے گنیز ورلڈ ریکارڈس نے قرآن مجید کا ۵۷۲ صفحات پر مشتمل وہ نسخہ دنیا کے سب سے چھوٹے نسخہ قرآن کی حیثیت سے تسلیم کیا تھا جو فرید آباد، ہندوستان کے نریندر اور نیرا بھاٹیا کی ملکیت ہے۔ڈاکٹر بیبانی کا کہنا ہے کہ ان کے نسخہ قرآن کی دریافت سے پہلے درحقیقت سب سے چھوٹا نسخہ چین کے ایک میوزیم میں محفوظ ہے۔لیکن یہ بھی ان کے نسخہ سے بڑا ہے۔ڈاکٹر بیبانی کے والد فضل کریم بھی نوادرات کو اکٹھا کرنے کا شوق رکھتے تھے۔

(عرب نیوز، جدہ، ۲۵ / اکتوبر ۲۰۰۴ء / مرسلہ: ڈاکٹر عبدالعظیم اصلاحی)

✦ اعجاز قرآنی۔ایک نیا انکشاف:

سوئیز رلینڈ کی ایک دوا ساز کمپنی نے ایک ایسی نئی دوا بنائی ہے جس سے موتیابند کا بغیر آپریشن کے علاج کیا جا سکتا ہے۔قطر کے اخبار ''الرایا'' کی اطلاع کے مطابق اس دوا کے موجد مصری ڈاکٹر عبدالباسط محمد ہیں۔جنہوں نے اسے انسان کے پسینے کے غدود کا تجزیہ کر کے تیار کیا ہے۔اس دوا کے قطروں کو موتیابند کے مریضوں کی آنکھ میں ٹپکایا گیا۔جس سے اُنھیں نہ صرف 99 فیصد کامیابی نصیب ہوئی بلکہ اس

سے کوئی دوسرا مضر اثر بھی نہیں پڑا۔

ڈاکٹر عبدالباسط محمد نے بتایا کہ وہ جب سورۂ یوسف کی تلاوت کر رہے تھے تو آیت 84 اور اس کے بعد کی آیات پر غور کرنا شروع کیا۔ ان آیات میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی آنکھیں اپنے فرزند حضرت یوسف علیہ السلام کی جدائی کے غم میں آنسو بہاتے رہنے کی وجہ سے سفید ہو گئی تھی لیکن جب یوسف علیہ السلام کا کرتا ان کے غمزدہ باپ کے چہرے پر ڈالا گیا تو ان کی بینائی لوٹ آئی۔

ڈاکٹر عبدالباسط محمد سوچنے لگے کہ آخر یوسف علیہ السلام کے کرتے میں ایسی کیا بات ہوگی کہ آنکھیں روشن ہوگئیں۔ کافی غور و خوض کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ یقیناً اس میں کرتے کے پسینے کا دخل ہوگا۔ چنانچہ اُنھوں نے اپنے تجربہ خانے میں پسینے پر تحقیق کرنا شروع کیا۔ پہلے خرگوش پر تجربے کئے گئے جس کے مثبت نتائج برآمد ہوئے۔ اس کے بعد انسانی پسینے کے غدود پر تجربے کئے گئے اور اس سے حاصل ہونے والے محلول کے قطروں سے 250 موتیابند کے مریضوں کا دو ہفتوں تک علاج کیا گیا۔ جس میں اُنھیں 99 فیصد کامیابی نصیب ہوئی۔ اُنھوں نے سوچا کہ یہ قرآن کریم کا ایک عظیم معجزہ ہے۔ اس محلول کی پٹینٹ (Patent) کرانے کے بعد سوئس کی دواساز کمپنی سے یہ معاہدہ طے ہوا کہ اس محلول کا نام "قرآنی دوا" رکھا جائے اور اس طرح یہ نئی دوا تیار کی جانے لگی۔ (مرسلہ یعقوب سروش، مدیر بساط ذکر و فکر، آرمور نظام آباد)

☆☆☆